شادی کے موقع پر دودھ پلائی کی رسم کا حکم

مجیب: ابوالحسن جمیل احمد غوری عطاری

فتوی نمبر: Web-864

تاریخ اجراء: 23شعبان المعظم1444ھ/16مارچ2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

شادی کے موقع پر دودھ پلائی کی رسم کی جاتی ہے جس میں بعض شرعی خرابیاں پائی جاتی ہیں، شرعی خرابیوں کے پیشِ نظر منع کرنے کی صورت میں بعض رشتے دار ناراض ہو جاتے ہیں۔اس طرح کی صورتحال میں کیا حکمِ شرعی ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دودھ پلائی کی رسم جس طرح عموماً رائج ہے کہ اس میں بے پردگی وغیرہ ہوتی ہے یہ شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔اور رقم وغیرہ لینے کا حکم یہ ہے کہ اگر دولہا اپنی خوشی سے رقم دے تو لینا جائز ہے اور اگر وہ کم دینا چاہے مگر ناگواری کی حد تک اِصرار یعنی ضد کرکے اسے مجبور کرکے زیادہ لیے جائیں یا وہ اس خوف سے رقم دے کہ نہ دینے کی صورت میں اسے برا بھلا کہا جائے گا، ذلیل کیا جائے گا تو اس رقم کا لینا حرام ہے۔جو پیسے وغیرہ وہ ذلیل کیے جانے کے خوف سے اپنی عزت بچانے کے لیے دے وہ رشوت کے حکم میں ہیں، ان کا لینا ہرگز جائز نہیں۔اگر لے لئے تو واپس کرنے ہوں گے۔

رہا معاملہ رشتہ داروں کی ناراضی کا، تو خلافِ شریعت بات میں رشتہ داروں وغیرہ کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی، وہ ناراض ہوں تو ان کا قصور ہے، ان کی وجہ سے اپنی آخرت خراب کرنے کی اجازت نہیں اور حدیث پاک میں ہے کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ایک اور حدیث پاک کے مطابق جو لوگوں کو راضی کرکے اللہ پاک کی ناراضی چاہے گا تو اللہ بھی اس سے ناراض ہوگا اور مخلوق کو بھی اس سے ناراض کردے گا، لہٰذا کسی بھی حال میں احکامِ شریعت کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

حدیث پاک میں ہے: ”لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق“ یعنی اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد18، صفحہ170، حدیث:381، مطبوعہ:قاھرہ)

سنن ابنِ ماجہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من شر الناس منزلة عند اللہ یوم القیامة عبد اذھب آخرتہ بدنیا غیرہ "یعنی قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے براٹھکانا اس شخص کا ہوگا جس نے دوسرے کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت برباد کرلی۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، الحدیث:3966، صفحہ 612، مطبوعہ: ریاض)

الزھد الکبیر للبیہقی میں حدیث پاک ہے، فرمایا: "من طلب محامد الناس بمعاصی اللہ عاد محامدہ ذاما" یعنی جس نے اللہ عزوجل کی نافرمانیاں کرکے لوگوں کی تعریفیں طلب کیں تو اُس کی تعریفیں کرنے والا اس کی مذمّت کرنے لگے گا۔" (الزھد الکبیر للبیہقی،، الحدیث:888، صفحہ 331، مطبوعہ: دارالجنان، بیروت)

اسی میں ایک اور فرمانِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: "من اراد سخط اللہ ورضا الناس عاد محامدہ من الناس ذاما "یعنی جس نے اللہ پاک کی ناراضی اور لوگوں کی رضامندی چاہی، تو اُس کی تعریف کرنے والا اس کی مذمّت کرنے لگے گا۔ (الزھد الکبیر للبیہقی،، الحدیث:887، صفحہ 331، مطبوعہ: دارالجنان، بیروت)

الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من ارضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ ومن اسخط اللہ برضی الناس وکلہ اللہ الی الناس "یعنی جس نے لوگوں کو ناراض کرکے اللہ پاک کو راضی کیا اللہ پاک اُسے کافی ہے اور جس نے لوگوں کو راضی کرکے اللہ پاک کو ناراض کیا اللہ پاک اُسے لوگوں کے ہی سپرد فرمادے گا۔ (الاحسان بتریتب صحیح ابن حبان، الحدیث:277، جلد 1، صفحہ 511، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

المعجم الکبیر میں ہے، رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "من تحبب الی الناس بما یحبوہ وبارز اللہ لقی اللہ تعالیٰ وھو علیہ غضبان "یعنی جس نے لوگوں کے لئے وہ چیز پسند کی جس سے وہ محبت کرتے ہیں اور اللہ عزوجل (کی نافرمانی کرکے اُس) سے مقابلہ کیا تو وہ بروزِ قیامت اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ پاک اس سے ناراض ہوگا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 17، صفحہ 186، حدیث:499، مطبوعہ: قاھرہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net